1978-بدشکل بچہ ساقط کرانے کا حکم

سوال

جب یہ معلوم ہوکہ بچہ کی بعض اعضاء بدشکل ہیں (اور حمل پانچ ماہ کے درمیان پہنچ جائے) یعنی بچے کی کھوپڑي کے اوپروالے حصہ میں خرابی پائی جاتی ہواور ڈاکٹر اسقاط حمل کی نصیحت شدت سے کررہے ہوں کہ یہ بچہ پیدائش کے بعد زیادہ سے زیادہ ایکیس دن تک زندہ رہ سکتا ہے اوراکثر طورپر اس حالت میں حمل کے آخري اورخطرناک مرحلہ میں حمل ساقط ہوجاتا ہے . . . .

تواس حالت میں مسلمان خاونداور بیوي کوکیا کرنا چاہیے ؟ خاص کرجب انہوں نے دومسلمان عالموں سے پوچھا بھی ہواوردونوں نے اس کا مختلف جواب دیا ہو یعنی ایک عالم دین تواسقاط حمل کی نصیحت کرتا ہے اوردوسرا حمل برقرار رکھنے کا کہتا ہے ، اوراب خاونداور بیوي کوجتنی جلد ہوسکے اس کے متعلق کوئی فیصلہ کرنا ہے ، لھذااس مسئلہ میں شرعی حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

جب حمل کی مدت چار
ماہ ہوجائے اوربچے میں روح پھونک دي جائے تواس وقت عمداحمل ساقط کرنا ایک جان قتل
کرنے اورروح نکالنے کے مترادف ہے اورایسا کرنا گناہ کبیرہ میں شامل ہوتا ہے ، اورڈاکٹروں
کا یہ کہنا کہ بچہ بدصورت ہے اسے قتل کرنا جائز نہیں کرتا ، پھر اگروہ حمل خودہی ساقط
ہوجائے اوربچہ مراہوا ہویا پھر بچہ پیدا ہونے کے بعد مرجائے تووالدین کواس مصیبت پر
اجروثواب حاصل ہوگا ، اوراگروہ بچہ زندہ رہے تووالدین کے صبر اوراس کی خدمت کرنے پر
بھی انہیں اجروثواب ملے گا ، اورمؤمن شخص کے لیے جوکچھ بھی ہواس کے خیر ہی خیر ہے ، لیکن
روح کوختم کرنے میں توشر اورگناہ ہی ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں .

یہ تواس وقت ہے جب ڈاکٹروں کے اندازے کولیا
جائے اوراس پراعتبار کیا جائے ، اوراسی طرح بچے کی حالت میں جوکچھ تبدیلی پیدا ہوتی
رہتی ہوسکتا ہے اس میں تبدیلی آجائے ،

واللہ اعلم .